اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

دُرُود پاک کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف ''**فیضانِ سنّت**'' کے باب ''**آدابِ طعام**'' میں حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعَطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہتا ہے: فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔'' (مجمع الزوائد، ۲۵۱/۱۰، حدیث: ۱۷۲۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿1﴾ والدین کے نافرمان کی توبہ

مظفر گڑھ (پنجاب، پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل میری حالت

ناگفتہ بہ تھی۔داڑھی شریف سجا کر ثواب کا حقدار بننے کے بجائے دشمنانِ دین کی نقّالی کر کے اپنی آخرت برباد کر رہا تھا۔ چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کے اَدب سے بالکل ہی نابلد تھا۔ ہر ایک کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آنا میری عادتِ بد بن چکی تھی۔ گانے باجے سننے کے علاوہ فلمیں ڈرامے دیکھنے کا اس قدر جنونی تھا کہ ہر روز جب تک اپنا نامۂ اعمال بدنگاہی کے عظیم گناہ سے آلودہ نہ کرلیتا مجھے چین نہ آتا تھا۔ کرکٹ میچ دیکھنے اور کھیلنے میں زندگی کا ایک حصہ ضائع کر چکا تھا۔ ستم بالائے ستم یہ کہ علمِ دین سے دوری کے سبب والدین کے مقام ومرتبے سے ہی لاعلم تھا یہی وجہ تھی کہ معاذاللّٰہ ان کی حکم عدولی کرنا بالخصوص والد صاحب کے سامنے اونچی آواز میں بات کرنا اور اول فول بکنا میری عادات میں شامل تھا۔ جب کبھی گھر میں ہوتا تو چھوٹے بہن بھائیوں کی شامت آجاتی، میرے بے جا مارنے پیٹنے کی وجہ سے مجھے دیکھ کر گھبرا جاتے۔ میری سوچ وفکر پر ہمہ وقت گناہوں بھرے خیالات منڈلاتے رہتے اور مجھے کوئی اچھی بات سُجھائی نہ دیتی تھی۔ الغرض اپنے پرائے سبھی میری شرانگیزیوں سے تنگ تھے، گناہوں کے اندھیرے میں ڈوبی میری زندگی میں نیکیوں کا اُجالا کچھ اس طرح ہوا، جب میں سردار آباد (فیصل آباد) میں دنیاوی تعلیم کے سلسلے میں ایک ہاسٹل میں مقیم تھا۔ ایک دِن دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز ''فیضانِ مدینہ'' حاضری ہوئی۔ واپسی پر میں نے مکتبۃ المدینہ سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

کے تحریری بیانات کا مجموعہ ''بیاناتِ عطاریہ'' ہدیۃً خرید لیا اور ہاسٹل آ گیا۔ جب میں نے اسے مطالعہ کی غرض سے کھولا تو شروع میں ہی یہ مدَنی پھول لکھا ہوا پایا کہ ''شیطان لاکھ سُستی دلائے مگر یہ رسالہ ضرور پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے اندر مدَنی انقلاب برپا ہو جائے گا'' یہ ترغیبی کلمات پڑھ کر میں نے بغور رسالہ کا مطالعہ شروع کر دیا۔ بیاناتِ عطاریہ کے مدَنی گلدستے میں جگہ بہ جگہ بزرگانِ دین کے ایمان افروز واقعات، نصیحت آموز حکایات، خوفِ خدا پیدا کرنے والے عذابات، فکرِ آخرت کی مدَنی سوچ اُجاگر کرنے والے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمودات اور درس و ہدایت سے مہکتے مدَنی پھول میرے ایمان کو جِلا بخشنے لگے، جوں جوں پڑھتا گیا گناہوں کا غُبار دِل سے دور ہوتا گیا۔ فکرِ آخرت پر مبنی عام فہم تحریر نے کچھ ایسا اثر دکھایا کہ میں خوابِ غفلت سے بیدار ہو گیا، مقصدِ حیات سے آگاہ ہو گیا اور میرا باطن نورِ ایمانی سے جگمگا اُٹھا۔ دنیا سے ایمان سلامت لے جانے، نزع کی سختیوں سے خود کو بچانے اور اندھیری قبر کو اعمالِ صالحہ کے ذریعے روشن کرنے کی مدَنی تڑپ دل میں پیدا ہو گئی۔ چنانچہ نیک بننے اور گناہوں سے چھٹکارا پانے کے لئے میں دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ با اخلاق عاشقانِ رسول کا قرب کیا ملا میری بد خُلقی کی عادت دور ہو گئی، والدین کا ادب و احترام نصیب ہو گیا، چھوٹے بہن بھائیوں پر شفقت میرا وتیرہ بن گیا اور

میری ویران زندگی کا گلشن سنّتوں کے پھولوں سے مہک اٹھا۔جلد ہی میں نے سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا، چہرہ داڑھی شریف کی سنّت سے مُنَوَّر کرلیا اور زُلفوں کی سنّت بھی اپنالی۔مزید علم وعمل سے مزیّن ہونے کے لیے63 روزہ تربیتی کورس کرنے عالمی مدَنی مرکز فیضانِ مدینہ جا پہنچا اور تربیتی کورس میں داخلہ لے کرعلمِ دین کے انمول موتی چننے میں مشغول ہوگیا۔تکمیلِ کورس کے بعد خدمتِ دین میں مصروف ہوگیا۔اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدَنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد پر والدین کا ادب واحترام شرعاً لازم ہے لہٰذا بغیر کسی شرعی وجہ کے والدین کی نافرمانی کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔آج کے اس پُرفتن دور میں اچھی تربیّت نہ ہونے کی وجہ سے اولاد والدین کے مقام ومرتبے سے ناآشنا ہوتی جارہی ہے،جیسا کہ آپ نے مدنی بہار میں پڑھا کہ وہ نوجوان والد صاحب کے ساتھ بدزبانی کرکے اپنی آخرت برباد کر رہا تھا اور نجانے کب تک اس گناہِ عظیم کا مرتکب ہوتا مگر اس کی قسمت کا ستارہ چمکا اور اُسے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مل گیا جہاں وہ والدین کے عظیم مقام ومرتبے سے روشناس ہوا اور اسے توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔جو لوگ والدین کی بے ادبی کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ فوراً اِس کبیرہ گناہ سے توبہ کریں ورنہ یاد رکھیں والدین کی نافرمانی کرنے اور ان کا دِل دکھانے کا عذاب برداشت نہیں ہوسکے گا۔

احادیثِ مبارکہ میں اس حوالے سے سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں چنانچہ

حضرت سیّدنا امام احمد بن حجر مکی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہے: سرورِ کائنات شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: معراج کی رات میں نے کچھ لوگ دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: اَلَّذِیْنَ یَشْتُمُوْنَ اٰبَائَھُمْ وَاُمَّھَاتِھِمْ فِی الدُّنیا یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے باپوں اور ماؤں کو برا بھلا کہتے تھے۔(الزواجرعن اقتراف الکبائر، ۱۳۹/۲، دارالمعرفۃ بیروت)

منقول ہے: جس نے اپنے والدین کو گالی دی اس کی قبر میں آگ کے اتنے انگارے اترتے ہیں جتنے (بارش کے) قطرے آسمان سے زمین پر آتے ہیں۔ (ایضاء ص ۱۴۰)

حضرت سیّدنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے: رسولِ ذیشان نورِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تین شخص جنت میں نہیں جائیں گے (1) ماں باپ کو ستانے والا اور (2) دَیُّوث اور (3) مردوں کی نقالی کرنے والی عورت۔(المستدرک، ۲۵۲/۱، حدیث: ۲۵۲)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِاہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ شراب نوشی کی عادت چھوٹ گئی

باب المدینہ (کراچی) کی گھگر بند کالونی کے رہائش پذیر اسلامی بھائی کی تحریر کچھ اس طرح ہے، بری صحبت کی وجہ سے میں نہ صرف چرس، شراب کے نشے میں دُھت رہتا بلکہ شراب فروخت کرنے کا کالا دھندا بھی کرتا تھا۔ افسوس! میں قبر و آخرت کی فکر سے یکسر غافل اور گناہوں بھرے کاموں میں شاغل تھا، زندگی کا ایک حصہ شراب نوشی اور شراب فروشی کی نذر کر چکا تھا اور نجانے مزید کتنے عرصے یہ گناہوں بھرا سلسلہ جاری رہتا وہ تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر کرم ہو گیا کہ شراب پینے اور بیچنے کی تباہ کاریاں مجھ پر آشکار ہو گئیں اور مجھے عصیاں بھری زندگی سے نجات مل گئی، سبب کچھ یوں بنا کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا تحریر کردہ رسالہ **''بھیانک اونٹ''** مجھے مل گیا، رِسالے کے نام میں اتنی جاذِبیَّت تھی کہ میں نے اسے پڑھنا شروع کر دیا، جوں جوں پڑھتا گیا میرے دل کی کیفیت بدلتی گئی، بالخصوص اس رسالے میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم قربانیوں کے بارے میں پڑھا تو میری روح تڑپ اُٹھی، غیرتِ ایمانی نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا، گناہوں سے بچنے اور سنّتوں بھری زندگی گزارنے کا ذہن بن گیا چنانچہ میں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور ارشاداتِ نبویّہ کو حرزِ جاں بنانے اور نماز و روزہ کی پابندی کرنے کا تہیّہ کر لیا۔ مزید اپنے اِرادے کو عملی جامہ

پہنانے کے لیے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچا جہاں عاشقانِ رسول کا ایک ہجوم تھا، اُن کے سروں پر سبز سبز عمامے شریف کی بہاریں تھی جنہیں دیکھ کر میرا ایمان تازہ ہوگیا، دورانِ اجتماع ہونے والے فکر انگیز بیان سے میں بہت متأثر ہوا خصوصاً اختتام پر ہونے والی رقت انگیز دعا سن کر خوفِ خدا سے میرا رُواں رُواں کانپ اُٹھا، میری آنکھیں پُرنَم ہوگئیں اور میں نے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گڑگڑاتے ہوئے مغفرت کی بھیک طلب کی۔ سنّتوں بھرے مدنی ماحول میں کچھ وقت کیا گزرا میرے دل میں مدَنی انقلاب برپا ہوگیا لہٰذا سنّتوں بھری زندگی گزارنے کے لیے میں دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ عاشقانِ رسول کی رفاقت کیا ملی شرابیوں کی صحبت سے جان چھوٹ گئی۔ میں نے شراب نوشی و فروشی جیسے ''جہنم میں لے جانے والے اعمال'' سے کنارہ کشی اختیار کرلی اور صوم وصلوٰۃ کا پابند بن گیا۔ تادمِ تحریر تنظیمی طور پر حلقہ نگران کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ فلم بین نوجوان کی توبہ

بلال آباد (ضلع قصور، پنجاب) نئ آبادی کے مقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل

میں سنّتوں سے محروم ایک فیشن ایبل ،فلمیں ڈرامے دیکھنے اورگانے باجے سننے کا شیدائی تھا۔افسوس! ظاہری زیب وزینت کا تو خیال تھامگر باطنی طہارت و پاکیز گی کی کوئی فکرنہ تھی۔اسی بے فکری میں زندگی کے شب وروز کٹ رہے تھےلیکن مجھے یہ احساس تک نہ تھا کہ میرا یہ اندازِ زندگی درست نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس گناہوں بھری زندگی سے چھٹکارے کا سبب کچھ یوں بنا، جب میں مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک کالج میں زیرِ تعلیم تھا۔خوش قسمتی سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی بھی اسی کالج میں زیرِ تعلیم تھے، یہ عاشقِ رسول نیکی کی دعوت کے جذبے سے اس قدر سرشار تھے کہ وقتاً فوقتاً کالج کے طلبہ پر انفرادی کوشش فرماتے ،انہیں نماز روزہ کی پابندی کا ذہن دیتے اورسنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرنے کی دعوت دیتے۔ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور بڑے ہی پیارے انداز میں سلام کیا اور خیریت معلوم کرنے کے بعد مجھ پر انفرادی کوشش شروع کردی۔اسی دوران انہوں نے مجھے ایک رسالہ تحفۃً عنایت فرمایااور کہنے لگے: آپ اس کا ضرور مطالعہ کیجئے گااِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا۔ان کا پیار بھراانداز دیکھ کر میں نے وہ رسالہ لے لیا اور یہ مبلغِ دعوتِ اسلامی مسکراتے سلام کرتے ہوئے رخصت ہوگئے۔ میں نے جب اس رسالے کو دیکھا تو اس پر لکھا ہوا تھا ’’ٹی وی کی تباہ کاریاں‘‘ یہ نام پڑھ کر

میں سوچنے لگا کہ یہ تو ہمارے محظوظ ہونے کا ایک اہم ذریعہ ہے بھلا ''ٹی وی'' کے کیا نقصانات ہوسکتے ہیں؟ لہٰذا اسی تَجَسُّس کو دور کرنے کے لئے ہاتھوں ہاتھ اس کے مطالعہ کا ذہن بنایا اور فارغ وقت میں کلاس روم میں ایک طرف بیٹھ کر اسے بغور پڑھنے لگا۔ میں نے اس رِسالے کی تحریر کو انتہائی عام فہم اور سادہ پایا جس میں بڑے ہی آسان الفاظ میں فلموں ڈِراموں کے شائقین کی اصلاح کی گئی تھی اور بدنگاہی کے عذابات سے ڈرایا گیا تھا۔ جب میں نے فلم دیکھنے کے عذابات کے بارے میں پڑھا تو کلیجہ کانپ اُٹھا کہ آج تو بڑے مزے سے فلموں ڈراموں کے فُحش مَناظِر سے لُطف اندوز ہوتا ہوں اگر مرنے کے بعد میری آنکھوں میں آگ بھر دی گئی تو نجانے میرا کیا بنے گا؟ مزید اس گناہ میں مبتلا لوگوں کے عبرتناک واقعات بھی تھے جنہیں پڑھ کر مجھ پر خوفِ خدا کا ایسا غلبہ ہوا کہ بے ساختہ میری پلکیں بھیگ گئیں، میں نے ہاتھوں ہاتھ فلموں ڈِراموں سے توبہ کی اور اس گناہ سے بچنے کا ذہن بنالیا۔ کہتے ہیں ''نیّت صاف منزل آسان''، چنانچہ اگلے ہی دن میری ایک اور مبلغِ دعوتِ اسلامی سے ملاقات ہوگئی، انہوں نے سلام کیا اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ذہن بنانے لگے۔ چونکہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے انقلابی رسالے ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' پڑھ کر سُدھرنے اور اسلامی احکام کے

مطابق زندگی گزارنے کا تہیّہ تو کرہی چکا تھا لہٰذا میں نے ان کی دعوت پر لبّیک کہا اورمقررہ دن ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی پُر بہار فضاؤں میں پہنچ گیا۔ ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی تو پتا چلا کہ ہمارامقصدِ حیات کیا ہے اِسلام ہمیں کن کاموں کے کرنے اور کن چیزوں سے بچنے کا حکم دیتا ہے نیز مدَنی ماحول کی کیا خصوصیات ہیں اور یہ کس طرح لوگوں کوسُدھارنے اور انہیں نیک بنانے میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔خوش قسمتی سے آج میں بھی سنّتوں بھرے اجتماع کی فضاؤں میں روح پرور مناظر سے خوب لطف اندوز ہورہا تھا۔اجتماع کے اختتام پر جب رِقَّت انگیز دعا ہوئی تو تمام عاشقانِ رسول نے دُعا کے لیے بارگاہِ الٰہی میں اپنے ہاتھ بلند کر دیےاور مغفرت کی بھیک طلب کرنے لگے۔دورانِ دُعا خوفِ خدا سے آہ وبُکا کی آوازیں گونجنے لگیں اور عاشقانِ رسول کی آنکھیں اشکباری کرنے لگیں۔گریہ وزاری کے یہ ایمان افروز مناظر دیکھ کر بے ساختہ مجھ پر بھی رِقّت طاری ہوگئ،میری آنکھوں سے بھی آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی، میں نے گڑگڑا کر اپنے معبودِ برحق سے اپنے سابقہ گناہوں کی معافی مانگی اور آئندہ سنّت کے مطابق زندگی گزارنے کا ارادہ کرلیا۔دُعا کے اختتام پر میری سوچ وفکر پر چھایا گناہوں کا گردوغبار دور ہوگیا۔اس کے بعد اپنے ارادے پر استقامت پانے کے لئے مدَنی ماحول سے منسلک ہوگیا اور فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ سنّتِ مصطفٰے پر عمل پیرا ہوکر سامانِ آخرت

کرنے میں مصروف ہوگیا۔ پہلے ننگے سر رہتا اور مختلف ہیَر اسٹائل اپناتا تھا مگر مدَنی ماحول کی برکت سے اب سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا، نمازوں کی پابندی کی مدَنی سوچ بن گئی اور نیکی کی دعوت عام کرنا میرا معمول بن گیا۔ چونکہ گھر میں مدنی ماحول نہیں تھا لہٰذا اہل خانہ کو سنّتوں سے مزیّن کرنے کا عزم کرلیا اور اسی مُقدَّس جذبے کے تحت وقتاً فوقتاً گھر میں نیکی کی دعوت کا سلسلہ شروع کردیا، جس کی برکت یوں ظاہر ہوئی کہ گھر والوں کا بھی فلمیں ڈرامے دیکھنے کا شوق دَم توڑنے لگا، بڑے بھائی نے مدَنی حلیہ اپنالیا، گھر کے متعدد افراد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مرید بن گئے اور یوں ہمارا گھرانہ سنّتِ رسول کا گہوارہ بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر میرے بڑے بھائی شہر مشاورت کے ذمہ دار کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ''ٹی وی'' کے غلط استعمال کے بے انتہا نقصانات ہیں۔ معاشرے میں بڑھتی ہوئی برائیوں اور گھروں کی ناچاقیوں میں فلموں ڈِراموں کا بڑا کردار ہے۔ مسلمانوں کی نوجوان نسل فلمیں، ڈرامے دیکھ دیکھ کر یہود وہنود کے کلچر کا شکار ہوتی جارہی ہے۔ آج میڈیا کے ذریعے مسلمانوں میں فحاشی اور بے حیائی کو عام کرکے ان کے دل ودماغ کی پاکیزگی کو تباہ کیا جارہا ہے، انہیں حیا سے کوسوں دور کرکے بے حیائی کے عمیق گڑھے میں گرا کر عذابِ الٰہی

کا حقدار بنایا جارہا ہے مگر فکرِ آخرت سے غافل لوگ اس کی ہلاکتوں سے چشم پوشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ افسوس صد کروڑ افسوس! والدین اپنی اولاد کو فلموں ڈراموں سے روکنے کے بجائے خود ان کے ساتھ بیٹھ کر بے ہودہ مناظر دیکھتے اور شیطان کو خوش کرتے ہیں۔ ایسے فرسودہ حالات میں لوگوں کے دلوں میں فکرِ آخرت اُجاگر کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی نے مدنی چینل کا آغاز کیا تاکہ بدعملی کا خاتمہ ہو، چہار سو دین کا اُجالا ہو اور سنّتوں کی کرنوں سے ہمارا معاشرہ روشن و منور ہو جائے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل کے ذریعے بہت سے لوگ راہِ راست پر گامزن ہو چکے ہیں اور تادمِ تحریر یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ آپ کا گھر سنّتوں کا گہوارہ بن جائے تو اپنے گھر میں صرف اور صرف مدنی چینل دیکھنے کا اہتمام کیجیے اس طرح آپ کا مدنی انعام نمبر 47 پر بھی عمل ہو جائے گا۔ مزید نیکی کی دعوت عام کرنے کے جذبے کے تحت دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیجیے۔ فیضانِ مدنی چینل جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ آوارگی کی عادت چھوٹ گئی

مظفر آباد (کشمیر) ''گھاٹیاں'' کے مقیم اِسلامی بھائی کا بیان کچھ اس طرح

ہے کہ مدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں ایک آوارہ نوجوان تھا۔ گانے سننا، بانسری بجانا اور بھنگ کا نشہ کرنا میری عاداتِ بد میں شامل تھا۔ اس کے علاوہ بھی دیگر فضولیات کا عادی تھا۔ زندگی کی قیمتی ساعتیں انہی اَفعالِ بد کی نذر ہورہی تھیں مگر میں غفلت کی چادر تانے سورہا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کرم فرمایا اور مجھے دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدَنی ماحول مل گیا۔ ہوا کچھ یوں کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا تحریر کردہ رسالہ ''جنّتی اونٹنی''(۱) کہیں سے ہاتھ لگ گیا۔ جب پڑھا تو اس رِسالے میں شعبان المعظم کے فضائل پڑھنے کے ساتھ ساتھ صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کے ذوقِ عبادت کے بارے میں پتا چلا جس سے نیکیاں کرنے کا ذہن بنا، لہٰذا میں نے بھی اپنی قبر وآخرت کو سنوارنے کا فیصلہ کرلیا اور گانے باجے سننے، بانسری بجانے اور بھنگ پینے جیسے قبیح اَفعال سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سابقہ بداعمالیوں سے توبہ کی اور دل سے دنیا کی محبت کافور کرنے اور اپنا ظاہر وباطن حبِ خدا اور عشقِ مصطفٰی کی خوشبوؤں سے معطر ومعنبر کرنے کے جذبے کے تحت دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک ہوگیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱) رسالہ ''جنّتی اونٹنی'' میں امیر اہلسنّت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے ترمیم واضافہ کرکے اس کا نام ''آقا کا مہینہ'' رکھا ہے۔

﴿5﴾ خود کشی کا علاج

لیّہ (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے رہنے والے اسلامی بھائی اپنی روئیداد کچھ یوں بیان کرتے ہیں: مجھے بواسیر کا موذی مرض لاحق تھا۔اس تکلیف دِہ مرض سے نجات پانے کے لیے میں نے مختلف علاج کرائے مگر مرض تھا کہ ٹھیک ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا، رفتہ رفتہ بواسیر کا مرض ناسور کی شکل اختیار کر گیا۔شدّتِ درد میں میری جان گھلنے لگی، جب تکلیف بڑھتی تو میں ماہیِ بے آب کی طرح تڑپنے لگتا، الغرض تکلیف برداشت سے باہر ہوگئی۔میرے شب وروز کُرب واِضطراب میں بسر ہونے لگے، رات کا سکون تھا نہ ہی دن کا چین، میرے لئے زندگی گزارنا دوبھر ہوگیا۔اچھے ماحول سے دوری کے سبب تکلیف میں صبر کرنے پر ملنے والے عظیم اجروثواب سے بے خبر تھا اس لئے بجائے صبر کرنے کے میں نے اِس مرض سے خَلاصی پانے کے لیے خودکشی کا ذہن بنالیا کہ نہ ہی جسم میں جان ہوگی اور نہ ہی تکلیف کا احساس ہوگا مگر یہ میری خام خیالی تھی۔اس کا انکشاف کچھ یوں ہوا کہ ایک دن میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں چلا گیا۔جب میرا گزر بک اسٹال سے ہوا تو میری نظر ایک رِسالہ پر پڑی اور میں اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگا۔اس رسالہ پر بڑے حروف میں **''خودکشی کا علاج''** لکھا تھا، سوچا شاید اس میں میری پریشانی کا کوئی حل مل جائے چنانچہ میں نے وہ رِسالہ ہدیۃً خرید لیا اور گھر لے آیا اور اُسے بغور پڑھنا شروع کردیا۔اس کتاب میں

خودکشی کی قباحتوں کو اور اس کے سبب قبر و حشر میں ملنے والے عذابات کو بڑے واضح لفظوں میں بیان کیا گیا تھا جسے پڑھ کر یہ بات میری سمجھ میں آ گئی کہ خودکشی کے ذریعے تکالیف سے نجات نہیں ملتی بلکہ انسان ایک چھوٹی پریشانی سے نکل کر ناقابلِ برداشت قبر و آخرت کے عذابات میں گرفتار ہوسکتا ہے۔ مزید اس بُرے خیال کو دِل سے کیسے نکالا جائے؟ اور خوش گوار زندگی کیسے گزاری جائے؟ اس بات کو بھی بڑے اَحسن انداز میں بیان کیا گیا تھا جس کے ذریعے میری راہنمائی ہوگئی اور یوں خودکشی کرنے کا بھُوت میرے سر سے اُتر گیا۔ بعدازاں میں نے اس خیالِ بد سے توبہ کی اور نیکیاں کمانے، سنّتیں پھیلانے اور اپنے اِس موذی مرض سے نجات پانے کی خاطر تین دِن کے مدَنی قافلے کا مُسافر بن گیا۔ دورانِ مدَنی قافلہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بواسیر کے مُوذی مرض سے شِفایابی کے لیے خوب دعائیں کی۔ جن کی قبولیت کا اثر یوں ظاہر ہوا کہ رفتہ رفتہ میرے اس مرض میں افاقہ آنے لگا یہاں تک کہ مجھے بالکل خلاصی نصیب ہوگئی۔ میں نے رب عَزَّوَجَلَّ کا لاکھ شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے شیطانی چکر سے چھٹکارا عطا فرمایا اور ذہنی سکون کی انمول نعمت سے ہمکنار فرمایا۔ تادمِ تحریر مجھے اس مرض کی دوبارہ شکایت نہیں ہوئی۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نوجوان کس طرح خودکشی کرنے سے بچ گیا ورنہ نجانے آخرت میں اس کا کیا بنتا۔ یادرکھیے! دنیاوی مصائب وآلام سے نجات پانے کے لیے جولوگ خودکشی کی ناپاک کوشش کرتے ہیں کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد وہ آرام میں آجائیں گے؟ انہیں کسی قسم کی پریشانی وتکلیف کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا؟ تو یہ ان کی غلط سوچ ہے، حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ یادرکھیے! خودکشی کرنے والے نادان لوگ مرنے کے بعد ایسے شدید ترین دردناک عذاب میں گرفتار ہوسکتے ہیں جس کے مقابلے میں دنیا کے مصائب وتکالیف کوئی وقعت نہیں رکھتے چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو پہاڑ سے گر کر خودکشی کریگا وہ نارِدوزخ میں ہمیشہ گرتا رہے گا اور جو شخص زَہر کھا کر خودکُشی کریگا وہ نارِدوزخ میں ہمیشہ زَہر کھاتا رہے گا۔ جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکُشی کی تو دوزخ کی آگ میں وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اس سے اپنے آپ کو ہمیشہ زخمی کرتا رہے گا۔''

(بخاری، کتاب الطب، باب شرب السم والدواء به وبمایخاف منه، ٤/٤٣، حدیث:٥٧٧٨)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی **امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ مَدَنی ماحول کا مُتلاشی

بابُ المدینہ (کراچی) ایریا 5/c لانڈھی نمبر 6 کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کا تحریری بیان الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ کچھ اس طرح ہے۔ خوش قسمتی سے میں نے ایک ایسے گھرانے میں آنکھ کھولی جہاں فرائض و واجبات کی ادائیگی کا رجحان تھا لہٰذا شروع ہی سے مجھے نمازیں پڑھنے کا شوق اور دینی امور بجالانے کا ذوق نصیب تھا۔ اب سے کچھ عرصہ قبل میرے دِل میں ایک تڑپ اٹھی کہ مجھے کسی مذہبی ماحول میں شمولیت اختیار کرنی چاہیے جہاں میری زندگی علم وعمل کے حسین امتزاج سے آراستہ و پیراستہ ہو جائے۔ چنانچہ اسی جستجو کے دوران ایک روز میری ملاقات ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی سے ہوگئی۔ ان کا اندازِ کلام بڑا ہی دِلنشین تھا، دورانِ ملاقات وہ مجھے اچھی اچھی باتیں بتانے لگے اور سنّتوں پر عمل کرنے کا ذہن بنانے لگے۔ جانے سے قبل انہوں نے مجھے ایک رسالہ ''کالے بچھو'' تحفۃً دیا اور پڑھنے کی ترغیب دلا کر تشریف لے گئے۔ سنّتوں کے عامل اِسلامی بھائی کے اخلاص اور رِسالے کے نام نے مجھے پڑھنے پر اُکسایا اور یوں میں نے وہ رسالہ پڑھنا شروع کر دیا۔ ابتدا ہی میں داڑھی منڈوانے والے شخص کے عبرتناک انجام کے بارے میں پڑھا تو میرا دِل دَہل گیا کیونکہ میں خود اس گناہِ عظیم کی آفت میں مبتلا تھا، بچھوؤں والی داڑھی کے خوفناک واقعہ نے میرا سکون چھین لیا اور مجھے

اپنی فکر ہونے لگی۔ جوں جوں رسالہ پڑھتا گیا دِل پر مزید خوفِ خدا کا غلبہ ہوتا گیا۔ میں سوچنے لگا کہ داڑھی منڈوانے کے سبب اگر مجھے بھی عذابِ الٰہی میں مبتلا کردیا گیا تو نجانے میرا کیا بنے گا؟ میں کس سے فریاد کرونگا؟ اور کون میری مدد کو آئے گا؟ لہٰذا اپنی قبر و آخرت کو بہتر بنانے اور داڑھی شریف کی سنّت اپنا کر اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوش کرنے کے لئے میں نے داڑھی منڈوانے کے فعلِ حرام سے توبہ کرلی اور مزید نیکیوں کا ذخیرہ کرنے اور حقیقی مسلمان بننے کے لئے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا اور یوں میری اصلاح ہونے کے ساتھ ساتھ مجھے میرا مقصود بھی مل گیا۔ مگر شیطان جو ہمارا ازلی دشمن ہے وہ کب یہ مدنی انقلاب برداشت کرسکتا تھا چنانچہ اس نے مختلف حربے استعمال کیے۔ جب میرے چہرے پر داڑھی شریف بڑھنے لگی تو مجھے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ غیر تو غیر اپنے بھی ہمّت بندھانے کے بجائے حوصلہ شکنی کرنے لگے، دوست مذاق اُڑانے لگے، رشتہ نہ ملنے کا طعنہ دینے لگے اور شیطان کو خوش کرکے اپنی ہلاکت کا سامان کرنے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے سنّتِ رسول کی عظمت دل میں گھر کرچکی تھی اس لئے میں نے ہمّت نہ ہاری اور اپنے نیک ارادے پر قائم رہا اور کسی کی بات کو خاطر میں لائے بغیر داڑھی منڈوانے کے فعلِ حرام سے باز رہا۔ آخر کار شیطان اپنے ناپاک عزائم میں ناکام رہا اور میرا چہرہ سنّتِ رسول سے منور

ہوگیا۔ مدَنی ماحول کی برکت سے میرے اخلاق وکردار میں دن بدن مثبت تبدیلیاں رونما ہوتی گئیں اور میں معاشرے میں اچھی نظر سے دیکھا جانے لگا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدَنی ماحول اختیار کرنے، داڑھی شریف رکھنے اور دیگر سنّتوں پر عمل پیرا ہونے کی برکت سے مجھے ایک اچھا اور نیک رشتہ بھی مل گیا۔ یہ سب مدَنی ماحول کا فیضان ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِاہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿7﴾ عشق رسول کے منفرد انداز

چک نمبر 445 گ ب (سمندری، سردار آباد، فیصل آباد) کے مقیم اسلامی بھائی کی مدَنی بہار کچھ تصرف کے ساتھ پیشِ خدمت ہے: یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں غالبًا آٹھویں جماعت کا طالبِ علم تھا۔ مجھے متعدد رسائلِ عطاریہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ عشقِ رسول پیدا کرنے والے واقعات، بُزرگانِ دین کی ایمان افروز حکایات، نصیحت آمیز سلف وصالحین کے فرمودات اور قبر و آخرت کی فکر اُجاگر کرنے والے قرآن و حدیث کے ارشادات پڑھ کر میرے اندر اعمالِ صالحہ کا جذبہ بیدار ہوگیا۔ اصلاحِ اُمّت کی فکر رکھنے والے عاشقِ رسول امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نوکِ قلم سے لکھے ہوئے الفاظ نے میرے دل کی

کا یا ہی پلٹ دی۔ یوں رسائلِ عطاریہ کے ذریعے میں بچپن ہی سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا گرویدہ ہوگیا۔ وقت گزرتا رہا اور میں اپنی دنیاوی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ائیرفورس میں بھرتی ہوگیا۔ خوش قسمتی سے ٹریننگ مکمل ہونے کے بعد میری پوسٹنگ باب المدینہ (کراچی) میں کردی گئی۔ جب ربیع الاول کی آمد ہوئی تو عاشقانِ رسول کا اپنے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے محبت کا اظہار قابلِ دید تھا۔ گلی، بازاروں، گھروں اور مسجدوں میں اجتماع ذکرونعت بسلسلہ میلاد کا انعقاد ہونے لگا اور ہر طرف ایک خوشی کا سماں تھا۔ خوش قسمتی سے اسی پر بہار موسم میں دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی میرے پاس تشریف لائے اور ککری گراؤنڈ (باب المدینہ کراچی) میں ہونے والے بڑی رات کے عظیم الشان اجتماعِ میلاد کی دعوت پیش کی ساتھ یہ بھی بتایا کہ اس اجتماع میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه بھی بنفسِ نفیس شرکت فرمائیں گے۔ چنانچہ ان کی اس دعوت کو میں نے تہِ دِل سے قبول کیا اور بارہویں شریف کی بڑی رات میں ہونے والے اجتماعِ میلاد کی آمد کا منتظر ہوگیا۔ جب انتظار کی یہ ساعتیں ختم ہوئیں تو میں زِیارت کا شوق لئے مقررہ وقت پر ککری گراؤنڈ پہنچ گیا۔ وہاں عاشقانِ رسول کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا۔ مزید عاشقانِ میلاد کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ جشنِ شبِ ولادت پر اہلِ ایمان کے کھلے کھلے چہرے، اُجلے اُجلے سفید

مدَنی لباس اور سر پر سجے سبز سبز عمامے شریف کے تاج گویا عید کی عکاسی کر رہے تھے اور خوشی کا اظہار کیوں نہ ہو یہ تو عیدوں کی بھی عید ہے، نعت خواں اسلامی بھائیوں نے اپنی مدبھری آوازوں سے محفل میں جوش پیدا کیا ہوا تھا، وقتاً فوقتاً حاضرین جھنڈے لہرا کر ''مرحبا یا مصطفٰے'' کے نعرے بلند کرتے تو ولولہ اور جوش مزید بڑھ جاتا۔

دورانِ اجتماع منچ پر جب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی آمد ہوئی تو شرکائے اجتماع والہانہ انداز میں استقبال کرنے لگے اور اپنے اپنے انداز میں محبت وعقیدت کا اظہار کرنے لگے، جب میں نے اپنی گناہ گار آنکھوں سے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا جلوہ دیکھا تو میں اسی میں گم ہوگیا۔ مجھ پر ایک عجب کیفیت طاری ہوگئی، آج برسوں بعد اپنی سر کی آنکھوں سے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے روشن چہرے کا دیدار کر رہا تھا، مرجھائے چہروں کو کھلاتی آپ کی مسکراہٹ اور سنّتِ رسول میں ڈھلی پیاری پیاری صورت نے مجھے مزید آپ کا دیوانہ بنادیا۔ میں نے دیدارِ امیرِ اہلسنّت سے اپنی آنکھیں خوب ٹھنڈی کیں اور یوں میرے دِل کی آرزو پوری ہوئی۔ دورانِ اجتماع جب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے بیعت کروائی تو موقع غنیمت جانتے ہوئے میں سلسلہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں داخل ہوگیا۔ صبحِ بہاراں کا استقبال کرنے سے قبل عاشقانِ رسول نے سحری کی، مدَنی ماحول سے

وابستہ اسلامی بھائیوں کا نظم وضبط اور صبر وایثار کا جذبہ دیکھ کر بہت متأثر ہوا۔ پھر جب صبحِ بہاراں کی سُہانی گھڑی کی آمد ہوئی تو تمام عاشقانِ رسول جھوم جھوم کر اپنے عشقِ رسول کا اظہار کرنے لگے، اسی دوران امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ پر ایک وِجدانی کیفیت طاری ہوگئی، جسے دیکھ کر شرکائے اجتماع آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے مخصوص اندازِ عشقِ رسول دیکھنے میں گم ہوگئے جبکہ بہت سوں کی آنکھیں اشک باری کررہی تھیں، الغرض شبِ ولادت پر بانیِ دعوتِ اسلامی اور مدَنی تحریک کے مشکبار مدَنی ماحول کو دیکھ کر میں بے حد مسرور ہوا اور یوں دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول کا عاشق ہوگیا۔ پھر اسی سال جب رمضان المبارک کی آمد ہوئی تو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے علم وحکمت سے لبریز ملفوظات سننے اور مزید شربتِ دیدار سے لطف اندوز ہونے کے لئے عالمی مدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) پہنچ گیا۔ دورانِ اعتکاف اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ برکتیں نصیب ہوئیں کہ مدَنی ماحول کا ہی ہوکر رہ گیا اور خدمتِ دین کا مُقدّس جذبہ دِل میں بیدار ہو گیا۔ تادمِ تحریر سنّتوں بھرے اجتماع میں اسلامی بھائیوں کو لیجانے کی ذمہ داری ملی ہوئی ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی ماحول پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ (آمین)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿8﴾ بُرے دوستوں کی نحوست

اوچ شریف (تحصیل احمد پور شرقیہ، ضلع بہاولپور پنجاب) کی بستی واحد بخش کھنڈ کے مقیم اسلامی بھائی کے مکتوب کا خلاصہ ہے۔ میں فیشن کی دنیا میں گم اور صحبتِ بد کا شکار نوجوان تھا، برے دوستوں کی نحوست کے سبب میرے اخلاق وکردار بے حد خراب ہو چکے تھے، چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کے ادب واحترام سے بالکل ہی نابلد تھا، بات بات پر لوگوں سے بدتمیزی کرنا، رات گئے تک آوارہ گردی کرنا میری عاداتِ بد میں شامل تھا۔ میری انہی حرکتوں کی وجہ سے اپنے پرائے سبھی مجھے ترچھی آنکھ سے دیکھتے تھے مگر میں اپنی بے حسی کے سبب کسی بات کا کوئی اثر ہی قبول نہ کرتا تھا بس اپنی موج مستی کی دُھن میں مگن رہتا تھا۔ پھر اسی دوران میری قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا کہ مجھے اخلاق وکردار سنوارنے والا دعوتِ اسلامی کا مدَنی ماحول مل گیا، سبب کچھ یوں بنا کہ میرے ایک کزن جو دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے وابستہ ہیں ایک دِن اُن سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے ایک رسالہ **''گانے باجے کی ہولناکیاں''** دیا اور ساتھ ہی پڑھنے کی ترغیب بھی دلائی۔ جب میں نے اِس رسالہ کا مطالعہ کیا تو گانے سننے والوں اور گناہوں میں زندگی بسر کرنے والوں کی عبرت ناک سزاؤں کا بیان پڑھ کر خوف زدہ ہوگیا اور سوچنے لگا کہ اگر اسی طرح خدا عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتے کرتے میری آنکھیں بند ہوگئیں اور میں قبر وحشر کے عذاب

میں مبتلا کر دیا گیا تو میرا کیا بنے گا، میں دردناک عذاب کس طرح برداشت کرپاؤں گا؟ چنانچہ میں نے بقیہ سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور مقصدِ حیات کو پانے اور اپنے اخلاق وکردار کو سنوارنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے منسلک ہوگیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدَنی ماحول کیا ملا صحبتِ بد سے میری جان چھوٹ گئی، چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کا ادب کرنے کا سلیقہ آگیا اور نمازوں کی پابندی نصیب ہوگئی۔ مدَنی لباس زیبِ تن کرلیا، سبز سبز عمامہ کا تاج سجالیا اور نیکی کی دعوت کو اپنا شعار بنالیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشبہ گانے باجے سننا ناجائز وحرام ہیں اور اس بارے میں احادیثِ کریمہ میں سخت وعیدیں آئیں ہیں چنانچہ، صحابیِ رسول حضرت سیِّدنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دھیان سے سنے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اُس کے کانوں میں سیسہ (ایک دھات جس سے بندوق کی گولیاں وغیرہ بنتی ہیں) اُنڈیلے گا۔'' (کنز العمال، کتاب اللهو واللعب و التغنی من قسم الاقوال، الجز: ١٥، ٩٦/٨، حدیث: ٤٠٦٦٢)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمت کیجئے گانے باجے سننے کی عادتِ بد سے جان چھڑائیے اور گناہوں سے بچنے، سنّتوں پر عمل پیرا ہونے نیز دوسرے مسلمانوں کو بھی راہِ سنّت پر لانے کے لئے مدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

دنیا و آخرت میں سرخروئی نصیب ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿9﴾ عاداتِ بد سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ڈرگ کالونی کے رہائشی اسلامی بھائی اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں کہ دینی ماحول سے دوری کی وجہ سے میں بھی عام نوجوانوں کی طرح قبر و آخرت کو بھلائے زندگی کے قیمتی ایام ضائع کررہا تھا، نمازیں قضا کرنا، فلمیں دیکھنا، گانے سننا اور والدین کی نافرمانی کرنا میرا معمول تھا۔ ان گناہوں بھری زندگی سے چھٹکارا پانے کی راہ کچھ یوں ہموار ہوئی کہ ایک مرتبہ جب ماہِ ربیع الاول اپنے برکتیں لُٹا رہا تھا اور عاشقانِ میلاد کا جلوس اپنے آقا کی محبت میں جھومتا، درودِ پاک پڑھتا اور مرحبا یا مصطفےٰ کی صدائیں بلند کرتا رواں دواں تھا، اس میں مجھے بھی شرکت کی سعادت نصیب ہوگئی۔ اس دوران ایک اسلامی بھائی نے میرے ہاتھ میں رسالہ تھما دیا، جس پر جلی حروف میں ''**نہر کی صدائیں**'' لکھا ہوا تھا، جب میں نے اس رسالے کو کھول کر دیکھا تو ابتدا ہی میں دُرُودِ پاک پڑھنے کی فضیلت لکھی ہوئی تھی، مزید آگے گناہوں کے مرتکب نوجوان کی توبہ کا واقعہ پڑھنا شروع کیا تو پڑھتا ہی چلا گیا، تحریر کے پُر تاثیر کلمات نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ فکرِ آخرت اُجاگر کرنے والی تحریر پڑھ کر اس قدر متأثر ہوا کہ میں نے عصیاں بھری

زندگی ترک کرنے اور سنّتوں بھری زندگی گزار کر آخرت میں سرخرو ہونے کا تہیّہ کرلیا۔ رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور اس پر قائم رہنے کے لیے مدَنی ماحول اختیار کرلیا اور دینِ اسلام کی خدمت کے لئے مدَنی کاموں میں حصہ لینے لگا یوں ایک رِسالہ میری اصلاح کا سبب بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر ذیلی سطح پر مدَنی انعامات کے ذمہ دار کی حیثیت سے سنّتیں پھیلانے میں مصروفِ عمل ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رسائلِ عطاریہ کی ڈھیروں ڈھیر برکتیں ہیں۔ معاشرے کے وہ افراد جو کل تک فرائض وواجبات سے دور اور مختلف گناہوں میں مصروف تھے آج امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پُرتاثیر رسائل پڑھ کر احکامِ اسلام پر عمل پیرا ہوگئے ہیں۔ اسی طرح والدین کے نافرمان مطیع وفرماں بردار بن کر دوسروں کو اطاعتِ والدین کا دَرس دینے والے بن گئے ہیں، جیسا کہ مذکورہ مدَنی بہار اور دیگر مدَنی بہاروں سے اس بات کا پتہ چلتا ہے۔ لٰہذا تمام اسلامی بھائی سفر وحضر میں کچھ رسائلِ عطاریہ اپنے ساتھ رکھنے اور مسلمانوں کو تحفۃً دینے کی ترکیب بنائیں، کیا معلوم آپ کے دِیے ہوئے رِسالے کی برکت سے کسی کی بگڑی سنور جائے اور وہ راہِ سنّت کا مسافر بن کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے والا بن جائے تو جہاں رسالہ پڑھنے والے کی اپنی قبر وآخرت بہتر ہوگی وہیں آپ کے لیے

بھی صدقہ جاریہ کا ایک عظیم سلسلہ جاری ہوجائے گا۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿10﴾ایمان کی سلامتی کی فکر مل گئی

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مدَنی ماحول مُیَسَّر آنے سے قبل میں گمراہ لوگوں کی ہلاکت خیز صحبت میں رہا کرتا تھا اور دن بدن اُن کے نظریات میں ڈھلتا جارہا تھا۔اس کے علاوہ نیکیاں کرنے اور قبر و آخرت کی تیاری کرنے کا بھی کوئی ذہن نہ تھا اور یوں بداعتقادی کے ساتھ ساتھ بدعملی کی آفت میں بھی گرفتار تھا۔اسی دوران اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر کرم فرمایا اور ہدایت کا رستہ مجھ پر آشکار فرمایا، ہوا کچھ یوں کہ شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا انمول رسالہ **"بُرے خاتمے کے اسباب"** کہیں سے ہاتھ لگ گیا، کرم بالائے کرم یہ کہ مجھے پڑھنے کی توفیق نصیب ہوگئی۔ بُرے خاتمے کے اسباب اور عبرت انگیز حکایات پڑھ کر میری عجیب کیفیت ہوگئی، سوچنے لگا کہ ہمارے نیک و بداعمال کا ہمارے خاتمے سے کتنا گہرا تعلق ہے اور ہمیں اس کی کوئی فکر ہی نہیں۔امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دعوتِ فکر کو نہ صرف میں نے قبول کیا بلکہ ان کے فرمان کے مطابق دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں بھی جا پہنچا (حالانکہ اس سے قبل میں کبھی اجتماع میں نہیں گیا تھا)۔وہاں باعمامہ اسلامی بھائیوں کا ہجوم دیکھ کر بڑا متاثر ہوا پھر مکمل

اجتماع کی برکتیں سمیٹنے کی سعادت نصیب ہوئی نیز اختتام کی دعا نے میرے دماغ پر بڑا گہرا اثر قائم کیا، میں نے اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور شاہراہِ سنّت پر گامزن ہوگیا اور یوں میری زندگی میں مدَنی انقلاب برپا ہوگیا۔ مدَنی ماحول کی برکت سے مجھ بے نمازی کو نماز پڑھنے کی توفیق ملنے لگی اور نفلی عبادات وسنّتوں پر عمل کی سعادت بھی حاصل ہونے لگی، مزید خدمتِ دین کے مقدّس جذبے کے تحت مدَنی کاموں میں بھی حصہ لینے لگا۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مدَنی قافلوں میں سفر کی برکت سے صدائے مدینہ کی سعادت ملنے لگی، وُضو وغسل وغیرہ کے حوالے سے وہ ضروری علمِ دین حاصل ہوا جس سے میں بالکل ہی لاعِلم تھا۔ میرے والد صاحب دعوتِ اسلامی کے بارے میں کچھ وَساوِس کا شکار تھے۔ ایک مرتبہ میں انہیں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں لے گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جب انہوں نے سنّتوں کی بہاریں دیکھیں اور اِسلام کا حقیقی چہرہ دیکھا تو ان کے تمام وَساوِس کی کاٹ ہوگئی۔ پھر والد صاحب نے مجھے مدَنی کاموں کی اجازت عطا فرمائی۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمام گھرانہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہوکر فیضانِ امیرِ اہلسنّت سے مُستفیض ہورہا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بد مذہب کو استاد بنانے کا حکم؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف ''غیبت کی

تباہ کاریاں'' کے صفحہ 63 پر تحریر کرتے ہیں: **بدمذہب** سے دینی یا دنیاوی تعلیم لینے کی مُمانَعَت کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: غیر مذہب والیوں (یا والوں) کی صُحبت آگ ہے، ذی عِلم عاقِل بالِغ مردوں کے مذہب (بھی) اس میں بگڑ گئے ہیں۔ عمران بن حطان رقاشی کا قصّہ مشہور ہے، یہ تابِعین کے زمانہ میں ایک بڑا مُحدِّث تھا، خارِجی مذہب کی عورت (سے شادی کرکے اس) کی صُحبت میں (رہ کر) مَعَاذَاللّٰہ خود خارِجی ہوگیا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ (اس سے شادی کرکے) اُسے سُنّی کرنا چاہتا ہے۔ (یہاں وہ نادان لوگ عبرت حاصِل کریں جو بزُعمِ فاسِد خود کو بہُت ''پکّا سُنّی'' تصوُّر کرتے اور کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہمیں اپنے مسلک سے کوئی ہلا نہیں سکتا، ہم بہُت ہی مضبوط ہیں!) میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں: جب صُحبت کی یہ حالت (کہ اتنا بڑا محدِّث گمراہ ہوگیا) تو (بدمذہب کو) اُستاد بنانا کس دَرَجہ بدتر ہے کہ اُستاد کا اثر بہُت عظیم اور نہایت جلد ہوتا ہے، تو غیر مذہب عورت (یا مرد) کی سپُردگی یا شاگردی میں اپنے بچّوں کو وُہی دے گا جو آپ (خود ہی) دین سے واسِطہ نہیں رکھتا اور اپنے بچّوں کے بَد دین ہوجانے کی پرواہ نہیں رکھتا۔ (فتاوٰی رضویہ 692/23)

شعبہ امیرِ اَہلسنّت مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

۲۳ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ بمطابق 21 جولائی 2014ء

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے

یہ حقیقت ہے کہ صحبت اثر رکھتی ہے،انسان اپنے دوست کی عادات و اخلاق اور عقائد سے ضرور متأثر ہوتا ہے۔حدیثِ پاک میں نیک آدمی کی مثال مشک والے کی طرح بیان کی گئی ہے کہ اگر اس سے کچھ نہ بھی ملے تو اس کی ہم نشینی خوشبو میں مہکنے کا سبب بنتی ہے جبکہ بُرا آدمی بھٹی والے کی طرح ہے کہ اگر بھٹی کی سیاہی نہ بھی پہنچے پھر بھی اُس کا دھواں تو پہنچتا ہی ہے۔گناہوں کی آگ میں جلتے، گمراہیت کے بادلوں میں گھرے اس معاشرے میں سنّتوں کی خوشبوئیں پھیلاتا دعوتِ اسلامی کا مدَنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدَنی ماحول میں تربیت پا کر سنتیں اپنانے والا اس طرح زندگی بسر کرنے لگتا ہے کہ نہ صرف ہر آنکھ کا تارا بن جاتا ہے بلکہ اپنے سنّتوں بھرے کردار سے کئی لوگوں کی اصلاح کا سبب بھی بن جاتا ہے۔پھر زندگی کی میعاد پا کر اس شان وشوکت سے دارِ آخرت روانہ ہوتا ہے کہ دیکھنے سننے والے رشک کرنے اور ایسی ہی موت کی آرزو کرنے لگتے ہیں۔آپ بھی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔**دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت، راہِ خدا کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **مَدَنی انعامات** پر عمل کو اپنا معمول بنا لیجیے،اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں کی سعادتیں نصیب ہونگی۔

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کر کے تفصیل لکھ دیجئے

جو اسلامی بھائی فیضانِ سنّت یا امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دیگر کُتُب و رسائل سن یا پڑھ کر، بیان کی کیسٹ سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی وبَین الاقوامی اجتماعات میں شرکت یا مَدَنی قافلوں میں سفر یا دعوتِ اسلامی کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر صحت ملی، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت کَلِمَۂ طَیِّبَہ نصیب ہوا یا اچھی حالت میں رُوح قبض ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں خواب میں دیکھا، بِشارت وغیرہ ہوئی یا تعویذاتِ عطاریہ کے ذریعے آفات وبَلِیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر احسان فرمائیے "مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ" عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ، محلّہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی۔"

نام مع ولدیت:____________________ عمر ___ کن سے مرید یا طالب ہیں

______ خط ملنے کا پتا ______________________________________

فون نمبر (مع کوڈ):__________ ای میل ایڈریس ____________________

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام:____________ سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ

مہینہ/سال:____________ کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا:___ موجودہ تنظیمی

ذمہ داری__________ مُنْدَرِجہ بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لیے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مبارَکہ سے ظاہر ہونے والی بَرَکات وکرامات کے "ایمان افروز واقعات" مقام وتاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر تفصیلاً تحریر فرما دیجئے۔

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَت بَرَکاتُہُمُ العَالِیہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر اللہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اور اُس کے پیارے حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسُکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خیر خواہیٔ مسلم کے مُقَدّس جذبہ کے تحت ہمارا **مَدَنی مشورہ** ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکاتُہُمُ العَالِیہ کے فُیُوض وبَرَکات سے مُستَفِید ہونے کے لیے ان سے **بَیعت** ہو جائیے۔ **اِن شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں کامیابی وسرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت و عمر لکھ کر "**مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ، عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ** (کراچی)" کے پتے پر روانہ فرما دیں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادریہ رَضویہ عطّاریہ میں داخل کر لیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کر لیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔

اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

رسائل عطاریہ کی مدنی بہاریں

حصہ 5

مبلغ ہو تو ایسا!

عنقریب پیش کیا جائے گا۔

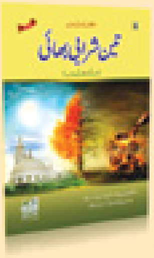

ISBN 978-969-631-429-5
0125146
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net